جہاد جنت کی قیمت بیان از مولانا طارق جمیل صاحب

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اما بعد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ۔ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم

میرے بھائیو بزرگو اور دوستو! اسلام ایک کامل دین ہے، کامل اور متمم دین ۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی سے لے کر آخری وحی تک ۲۲ سال دو مہینے اور کچھ دن کا حصہ ہوتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے دین ملا اور جب تک دنیا سے گئے حضرت نے دن اور رات اور صبح شام بارش، دھوپ، سردی اور گرمی کوئی موسم نہیں دیکھا، کوئی سختی نہیں دیکھی، کوئی تنگی نہیں دیکھی کہ اس کی وجہ سے دین کی محنت کو چھوڑ دیا۔

میرے بھائیو، بزرگو اور دوستو! آج فتنے کے دور میں الحمد للہ دین کے تمام محاذوں پر تمام طرق پر کام ہو رہا ہے۔لیکن جس نہج سے حضرات صحابہ کرامؓ نے دین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا تھا اور پوری دنیا میں لے کر پھیل گئے تھے حضرات صحابہ کرامؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا یہ درجہ، یہ عالم ہے کہ کفار بھی جب آ کر دیکھتے ہیں تو جا کر قبیلہ والوں سے کہتے ہیں بھائی ہم نے تو ایسا سخی آقا اور مالک بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ غلام اس سے محبت کرتے ہوں جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ ان سے محبت کرتے ہیں، ابو سفیان مدینہ میں صحابہ کی یہ حالت دیکھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے ہیں تو صحابہ کرام آگے بڑھ بڑھ کر وضو کے پانی کو زمین پر گرنے نہیں دیتے ہیں، یہ حضرات صحابہ کی حضرت سے محبت تھی اور طاعت کی یہ حالت تھی کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوتے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں

باسمہ تعالیٰ

جہاد جنت کی قیمت بیان از مولانا طارق جمیل صاحب

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اما بعد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ۔ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ

میرے بھائیو بزرگو اور دوستو! اسلام ایک کامل دین ہے، کامل اور متمم دین۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی سے لے کر آخری وحی تک ۲۲ سال دو مہینے اور کچھ دن کا حصہ ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے دین ملا اور جب تک دنیا سے گئے حضرت نے دن اور رات اور صبح شام بارش، دھوپ، سردی اور گرمی کوئی موسم نہیں دیکھا، کوئی سختی نہیں دیکھی، کوئی تنگی نہیں دیکھی کہ اس کی وجہ سے دین کی محنت کو چھوڑ دیا۔

میرے بھائیو، بزرگو اور دوستو! آج فتنے کے دور میں الحمدللہ دین کے تمام محاذوں پر تمام طرق پر کام ہو رہا ہے۔ لیکن جس نہج سے حضرات صحابہ کرامؓ نے دین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا تھا اور پوری دنیا میں لے کر پھیل گئے تھے حضرات صحابہ کرامؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا یہ درجہ، یہ عالم ہے کہ کفار بھی جب آ کر دیکھتے ہیں تو جا کر قبیلہ والوں سے کہتے ہیں بھائی ہم نے تو ایسا سخی آقا اور مالک بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ غلام اس سے محبت کرتے ہوں جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ ان سے محبت کرتے ہیں، ابوسفیان مدینہ میں صحابہ کی یہ حالت دیکھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے ہیں تو صحابہ کرام آگے بڑھ بڑھ کر وضو کے پانی کو زمین پر گرنے نہیں دیتے ہیں، یہ حضرات صحابہ کی حضرت سے محبت تھی اور طاعت کی یہ حالت تھی کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوتے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں

، حرکت کرنے پر اڑ جائیں گے، یہ ادب تھا تو یہ صحابہ کرام وہ ہیں جنہوں نے دین کو نبی سے کامل اور اکمل لیا ہے۔

میں اکثر جگہ یہ آیت کریمہ پڑھتا ہوں اور اس کے ذیل میں کچھ نہ کچھ گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں (کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ). (الآیۃ) اللہ مجھ کو آپ کو اور پوری کائنات کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں میرے بندو! تم لوگوں میں سب سے بہترین ہو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں سب بہترین ہے، کیوں؟ اخرجت للناس تمہیں اپنے لئے نہیں بھیجا اپنے کاروبار کے لئے نہیں بھیجا، فیکٹریوں کے لئے، ٹنڈریوں کے لئے نہیں بھیجا، ہمارے بھیجنے کا مقصد کیا ہے، اخرجت للناس تمہیں لوگوں کے لئے بھیجا ہے۔ کیا کرتے ہو تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر، تم نیکی کا حکیم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو، یہاں ایک تر ہے، تم سمجھنے کی ضرورت ہے، تامرون بالمعروف، تامرون یہ امر سے ہے اور امر کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک امر ہوتا ہے علی وجہ الاستعلاء اس امر کو کہتے ہیں کہ انسان اپنے آپ کو بڑا جان اپنے سے کمزور پر حکم کرے کہ یہ کر، یہ کر، یہ کر لے، یہ امر ہے (۲) ایک امر ہوتا ہے علی وجہ التساعی برابری کی سطح جا کر اپنے ساتھی سے کہے یہ کر لیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔ ایک ہوتا ہے دعاء کہ بندہ اپنے مالک کو پکارتا ہے کہ یا اللہ یہ کر دے یا اللہ یہ کر دے، اس میں صرف دعا ہے عاجزی ہے تضرع ہے اور انکساری ہے۔

اگر امر امر کے درجہ میں علی وجہ الاستعلاء ہے تو تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر پورے قراان کا حکم ہے۔ یہی نبی کا طریقہ ہے، اور یہی صحابہ کرامؓ کا طریقہ ہے۔ لیکن اگر پاؤں پکڑ لے بھائی بھائی کر لے تو یہ امر نہیں ہے یہ التماس ہے۔ تو میرے بھائیو میں کہا کرتا ہوں یقین بتایا کرتا ہوں جگہ جگہ تمہیں صحابہؓ کے کارنامے سے سنایا کرتا ہوں وہ اس لئے ہوتے ہیں کہ صحابہ کی زندگی پڑھ لو صحابہ ایک ایک نوالہ یا نمکین خشک روٹی کھا کر سارا دن پانچ کلو کی لوہے کی وزنی تلوار اٹھا کر لڑ رہے ہیں، بڑھ رہے ہیں، کاٹ رہے ہیں اور کٹ رہے ہیں، کس لئے تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کیلئے۔ مقصد کیا ہے تامرون بالمعروف وتنھون عن

المنکر ۔اسلام کو وہ قوت...... مقصود ہے جس میں امر ہو، التماس والی قوت امر بالمعروف نہیں ہے۔ دعاء والی قوت امر بالمعروف نہیں ہے نہ میرے بھائی نہ، یہ اسلام ایسا کمزور نہیں ہے، ایسا اسلام ایسا نحیف نہیں ہے اور اسلام ایسا ضعیف نہیں ہے، اسلام بلند تر ہے اور اسلام دنیا کا سب سے بلند ترین مذہب ہے، اسلام غالب ہونے کے لئے آیا ہے، اسلام مغلوب اور محکوم رہنے کے لئے نہیں آیا۔ ہمارے رب کا حکم ہے، کنتم خیر امة تم بہترین امت ہو تمہارا کام کیا ہے، تم لوگوں کو امر کرتے رہو اور پر کا حکم علی وجہ الاستعلاء اس لئے، اگر تم کسی نرمی کے کام میں لگ گئے کسی عاجزی کے کام میں لگ گئے تو اس صورت میں تامرون بالمعروف یہ نہیں پایا گیا۔

اور بعض ساتھی کہتے ہیں کہ جس طرح پہلے صحابہ کرامؓ کی اولیاء کرام کی حفاظت ہوری رہے، تو ہماری حفاظت بھی ہوگی ویسے ہم بھی کرتے رہیں گے ہمارے لئے بھی فرشتے آتے رہیں گے۔

اقبال کے بارے میں آتا ہے کہ اس نے قرآن کو خوب سمجھا، خوب سمجھا، صحابہ کی زندگی کو تڑپ کے کہا۔

مقام بدر فضاء بدر جب پیدا ہوگی جب ہم اسلام کی مدد و نصرت کے لئے سروں پر کفن باندھ کر صحابہ کی طرح نکلیں گے۔

کہاں مدینہ کہاں قسطنطنیہ کے بنجر میدان، کہاں قسطنطنیہ کے اور ترکی اور استنبول کے وہ ویران، سنگلاخ پہاڑیاں اور چٹانیں وہ دیکھو حضرت ایوب انصاریؓ جہاد کے قافلہ میں چلتے چلتے جب وقت آخر آ پہنچا تو وصیت کیا کی، صحابہ کے وصیت کے بھی کیا کہنے، حضرت ابوایوب انصاریؓ یہ کہہ کر مرے تھے کہ میرے ساتھیو جب تک منزل پہ نہ پہنچو مجھے دفن نہیں کرنا، قیامت کے دن میرا رب مجھے پوچھے کہ اے ایوب تو نے کیا کیا میرے دین کے لئے تو میں کہدوں یا اللہ جب تک زندہ تھا ہڈیوں میں جسم میں جان تھا لہو کا ایک قطرہ بھی باقی تھا میں تیرے راستہ میں چلتی رہا میں تیرے راستہ میں لڑتا رہا اور جب میں مر گیا تو میری لاش بھی تیرے راستہ میں چلتی رہی، صحابہ کا جہاد ہے، یہ صحابہ کا قتال ہے، یہ صحابہ کا جوش اور جذبہ ہے اور ہمیں جذباتی لوگ نہیں چاہئے، ہمیں نظریاتی لوگ چاہئے، اسلام کا کام کرنے والے لوگ نظریاتی ہوتے ہیں، جذباتی لوگ دوڑی یا رولگی تو جذبہ ٹھنڈا ہوگیا، بھاگ

گئے نکل گئے نظریہ بنالو، دیکھو میں تمہیں پورا قرآن بتاتا ہوں، دیکھو میرے بھائیو، مان لو مان لو، میں تمہیں کوئی اپنے باپ دادا کی کتاب پڑھ کر نہیں سناتا ہوں، اس اسلحہ سے غفلت مت برتو، تمہارا رب کہتا ہے نماز پڑھتے ہوئے بھی اسلحہ مت اتارو، تمہارا رب کہتا ہے، واعدوا الهم ماستطعتم من قوة ومن الرباط الخیل الخیل گھوڑے، گھوڑے آج تو گھوڑے اب بھی موجود ہیں لیکن اس سے صرف گھوڑے مراد نہیں ہے، اس سے مراد تمہاری گاڑیاں اور تمہارے ٹینک اور توپ خانہ اور ہر قسم کی گاڑی جو جہاد میں استعمال ہورہی ہو۔واعدوا الهم ما ستطعتم من قوة ومن الرباط الخیل تمہاری میزائل، تمہاری ٹیکنالوجی ہر چیز تم میں کفار و یہود کے مقابلہ میں حاصل کرتی ہے۔ صرف مسواک کی سنت سے کام نہیں چلے گا، میرے بھائیو صرف تسبیح گھمانے سے کام نہیں چلے گا اور میرے بھائیوں صرف ۶ نمبر یاد کرنے سے کام نہیں چلے گا۔میرے بھائیو ایک ساتواں نمبر بھی ہے تلوار چلانے والا، وہ بھی نبی کی سنت ہے، میرے رب کا فرض کردہ ایک امر ہے ایک کام ہے کتب علیکم القتال دیکھو غور کرو ذرا قرآن میں قرآن میں جب کسی چیز کی فرضیت سختی سے بتائی، نماز کے بارے میں کبھی یہ نہیں کہا کہ نماز فرض ہے، لیکن نماز کے اوقات کے بارے میں فرمایا کہ ان الصلاة کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً نماز اپنے وقت پہ فرض ہے، جب روزے فرض کئے کام ذرا سختی والا تھا کہا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۔ دیکھو یہ روزے ہم نے تم پر فرض کئے، یہ روزے صرف تم نے نہیں، تم سے پہلے امتوں پر فرض تھے، دیکھو موسیٰ کی قوم کا جہاد اور قتال تھا لیکن جب موسیٰ باقی ہے جہاد اور قتال کا حکم باقی، موسیٰ جاتے رہے امت تنہا نہ کر سکی، امیر مانگا امیر آیا، امیر نے جہاد کرائی فتح و نصرت ہوئی، ایک چھوٹی سی جماعت نے ایک بڑی جماعت پر اللہ کی مدد و نصرت سے فتح یاب ہوگئے اور اسلام غالب آیا، میرے بھائیو! اسلام میں یہ مثالیں بھری پڑی ہیں، اسلام کی تاریخ بھری پڑی ہے، ہمارے خلفاء ہمارے سپہ سالار ہمارے مجاہدین کیسے میدانوں میں تیروں کی طرح کفر پر ایسا یلغار کرتے رہے اور کفر پہ ٹوٹ پڑتے رہے، کیوں تمہارے رب کا حکم ہے کتب علیکم القتال اور تمہارے رب کا حکم ہے فاضربوا فوق الاعناق واضربوا کل نبان اور تمہارے نبی کا فرمان ہے قاتلوا ائمه المشرکین ،

قاتلوا ائمة الكفار ،اورتمہارا اب کہتا ہے ان الله اشتریو من المؤمنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يقاتلون فى سبيل الله فيقتلون ويقتلون دیکھوتو صحیح قرآن بہاریں بتارہا اورتمہارا نبی کہہ رہا ہے الجنة تحت ظلال السيوف تمہارا نبی ایک ایک بات بتاتا گیا اورتمہارے نبی نے صاف ستھرے الفاظ میں کہا صحاح کی روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ چاروں طرف سے یہود ونصاریٰ اکٹھے ہوکے تم پر ایسے ٹوٹ پڑیں گے ایسے ٹوٹ پڑیں گے جیسے لوگ لگے دسترخوان ہے ، لگے کھانا ہے ، ٹوٹ پڑتے ہیں اورتمہیں گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھدیں گے ۔صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس وقت ہم تعداد میں تھوڑے ہوں گے تو حضور محمدؐ نے فرمایا کہ نہیں نہیں تم لوگ تعداد میں تھوڑے نہیں ہوں گے تمہاری تعداد اتنی ہوگی جیسے سمندر کے اوپر جھاگ ہوتا ہے ، جیسے سیلاب کے اوپر بہنے والے تنکے ہوتے ہیں ،اتنی بڑی تعداد ہوگئی تمہاری ۔صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس ذلت سے ،اس پستی سے اس رسوائی سے نکلنے کا کیا راستہ ہے کہ ہم اپنی سابقہ رفعت پالیں ،اپنی سابقہ تاریخ پالیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے ،ایک ہی راستہ ہے تم لوٹ کے اپنے دین اور جہاد میں آجاؤ ۔

تمہارا نبی مجاہد ہے تمہارا نبی مجاہد تھا ،تمہارے نبی نے جہاد نہیں چھوڑی ،میرے بھائیو! ہمارا نبی کہیں دکان کھول کے نہیں بیٹھا ، ہماری نبی کہیں خانقاہ کھول کے نہیں بیٹھا ، ہمارا نبی بدر واحد وحنین وتبوک سارے میدانوں میں خود حاضر ہوئے یا خود جہاں نہیں جاسکے وہاں صحابہ کو امیر بنا کر بھیجا۔ ہمارے نبی نے کتنی ہی غزوات تقریباً ۲۷ غزوات کے قریب مذکور ہیں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفس نفیس شریک ہوئے ۔

لوگو سنو! میں تمہیں حنین کا واقعہ سناتا ہوں ، کیا ہوا ،اپنے نبی کی دلیری دیکھو، آج ہمارے شیوخ بزرگ آج ہمارے بڑے بوڑھے کیا کرتے ہیں ، بھائی جوانوں کو بھیجوان کو نہ بھیجو ،ان کے بچے مرجائیں گے ،کم پڑجائیں گے ،کمانے والا کوئی نہیں ، یہ کیسا ہمارا امتحان ہے ،اب دیکھو اپنے نبی کی شجاعت ودلیری حنین کا میدان ہے ،صحابہ حنین کے میدان میں داخل ہوتے ہیں ۔چھپے ہوئے دشمن

تیروں کی تلواروں کی اور کلہاڑیوں کی بوچھاڑ کردیتا ہے ،صحابہ کا لشکر بے خبری میں منتشر ہوجاتا ہے ، ایک حضرت کھڑے اور چار پانچ صحابہ کھڑے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خچر پکڑ کر کھڑے ہیں ،سفید خچر ہے اس کا نام ''دلل'' اس کی لگام پکڑ کے کھڑے ہیں اور حضرت خچر پر سوار ہیں اور ایڑ لگا رہے ہیں ، ایڑ لگا رہے ہیں ، اور کفار کی طرف اکیلے آگے بڑھ رہے ہیں اور حضرت عباسؓ خچر کو روک رہے ہیں ، نبی نے کہا میں اکیلا جا کر کفار کے لشکر پہ حملہ کردوں گا ، یہ ہمارے نبی کی دلیری اور بہادری اور عباسؓ سے کہا اے عباس منادی لگاؤ لوگوں میں انا النبى لا كذاب انا بن عبدالمطلب کہ اے لوگو! میں نبی ہوں ،سب کا نبی ، میں جھوٹ نہیں بولتا ، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں ایک ایک موزوں کلام پوری زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلا ہے ، یہ ہے حنین کا میدان ، یہ ہے ہمارے نبی کی سیرت ، یہ ہے ہمارے نبی کی سنت اور یہ ہے ہمارے نبی کی شجاعت ، مجھے بتاؤ جس کا نبی کبھی خندق میں کبھی حنین میں پیٹ پہ تین تین پتھر باندھے ہوئے کبھی احد کے میدان میں دانت ٹوٹے ہوئے اور کڑیاں اندر اتری ہوئی اور تلوار کے زخم لئے ہوئے ، کبھی طائف میں جوتے خون میں لت پت ہیں ، کبھی ابوجہل کے ہاتھ سے پتھر کھا کے آرہے ہیں اور کبھی ابولہب کے ہاتھ سے پتھر کھا کے آرہے ہیں اور راستہ میں کانٹے بچھائے جارہے ہیں ، یہ ہے تیرے نبی کی مسرت ،تو کل قیامت کے دن کیسے اپنا چہرہ دکھائے گا ، کیسے اپنی نبی کے سامنے جائے گا کہ یا رسول اللہ میں بھی آپ کا امتی ، یا رسول اللہ میں بھی اپنا متبع ، میں بھی آپ کے دین پر چلنے والا ہوں ، میں بھی آپ کی فرمانبرداری کرنے والا ہوں ، ذرا میری بھی سفارش فرمائے ۔

میرے بھائیو! یاد رکھو یاد رکھو جب تک اس جہاد کے راستہ میں نہیں چلو گے اور جب تک مرنے اور مارنے والا کام نہیں کروگے جب تک امت محمدیہ کی لٹتی ہوئی عصمتوں کا تمہیں درد نہیں ہوگا اور تمہارا جسم نہیں تڑپے گا اور تمہاری روح نہیں تڑپے گی اور تمہارا خون نہیں کھولے گا تو تمہارا ایمان کامل نہیں ہے تم مومن نہیں ہوسکتے ،میرے بھائیو! صرف پھرنے پھرانے کا کام نہیں ہوسکتا ۔اب وقت قریب آچکا ہے وہ صحابی کو دیکھو، شادی کا جوڑا خریدنے کے لئے بازار جارہا ہے ،ندا آگئی حی علی الجہاد ان پیسوں سے جا کر تلوار خریدی ،ان پیسوں سے ڈھال خریدی ،اور ان پیسوں سے ذرع خریدی اور جہاد

میں چلے گئے اور جب شہید ہو گئے بس ان کے جنازے میں جا کر اپنا چہرہ پھیر لیا، لوگوں نے پوچھا حضرت کیا ہوا۔ تو حضرتؒ نے فرمایا کہ جب اس کی روح نکلی تو جنت سے دو حوریں اس کو لینے کے لئے اور اس کے استقبال کے لئے آگے آئیں تو مجھے شرم آئی کہ میں ان کی بیویوں کو دیکھوں، اس لئے میں نے اپنا چہرہ پھیر لیا اچھی جان نکلی بھی ہے اس سے پہلے جنت کے دروازے اس کے لئے کھل گئے۔ ابھی خون گرا نہیں ہے، سارے کے سارے گناہ اس کے بخش دئے گئے، بخشا بخشاوہ گیا جنت میں، میرے بھائیو! اس سے مختصر کامیابی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

ہماری معیشت سود کے پھندے میں گرفتار ہے، ہمارا لینے والا بھی ظالم، ہمارا دینے والا بھی ظالم، ہمارا مل والا بھی ظالم، ہمارا فیکٹری والا بھی ظالم، کوئی زکوۃ دینے کے لئے تیار نہیں، کوئی زکوۃ کا چور ہے، کوئی چندہ کا چور ہے کوئی حق کا چور ہے۔ میرے بھائیو! اس گندی دنیا میں زندگی گزار کے جنت تو دور کی بات ہے، جہنم سے بچنا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دیکھو میں تمہیں بتا رہا ہوں امت لٹ رہی ہے پٹ رہی ہے، وجہ کیا ہے اس امت نے اس عمل کو چھوڑ دیا، میرا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ کر گئے کہ میری امت کی فقیری جہاد میں ہے اور میری امت جب جہاد کے عمل کو چھوڑ دے گی مسلسط امة علیهم الذلة میرا رب اس پر ذلت مسلط کر دے گا، میرے بھائیو! آج اس امت کی پستی اور ذلت کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم نے جہاد کو چھوڑ دیا ؤ، ہم نے جہاد کے عمل کو چھوڑ دیا، ہم نے اللہ کے راستہ میں کٹنا چھوڑ دیا، ہم نے اللہ کے راستہ میں لٹنا چھوڑ دیا آیات اور پڑھتے ہیں معانی اور کرتے ہیں اس لئے قرآن صاف کہتا ہے۔

ولا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا اور میری آیات کو تھوڑے پیسے لے کر کیوں بیچتے ہو۔ پھر اللہ خود کہتا ہے یہ میری آیات کو تھوڑے پیسے میں کھا گئے۔ انہوں نے کیا کھایا۔

مایأکلون فی بطونهم الا النار انہوں نے اپنے پیٹوں میں آگ بھری ہے، انہوں نے اپنے پیٹوں میں جہنم کا ایندھن بھرا ہے۔ میرے بھائیو سن لو سن لو، جب تک تم قتال نہ کرو گے جب تک جہاد کے راستہ میں نہیں نکلو گے اور اپنے سر پر جہاد کا کفن نہیں باندھو گے تو یہ کفاریوں ہی ہمیں گاجر مولی کی طرح کاٹتے رہیں گے، اس وقت پورا عالم کفر متحد ہو چکا ہے۔ عالم اسلام سے جذبہ جہاد

نکالنے کو میرے بھائیو ذرا تاریخ اٹھا کر دیکھو مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ یہ دونوں اصحاب حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے مشورے سے دار العلوم دیوبند کی بنیاد کیوں رکھی، تبھی جذب فدیا بڑھانے کے لئے دار العلوم کی بنیاد نہیں رکھی گئی تھی یہ تو ایک سامنے کی بات تھی یہ علم دین پڑھائیں گے اور جہاد کے حکم سے لوگوں کو روشناس کرائیں گے اور لوگوں کو مغربی تہذیب سے تنفر کریں گے اور فرنگیانہ اور مغربی تہذیب سے لوگوں کو دور کریں گے۔ اور اسلامی معاشرہ کا رخ بدلیں گے اور لوگوں میں اسلامی معاشرہ کا نفاذ کریں گے، ایسے لوگ یہاں سے پیدا کریں جو مجاہد صفت ہوں، خود مجاہد ہوں اور دوسروں کو جہاد کے لئے تیار کرنے والے ہوں، یہ منصوبہ تھا دار العلوم دیوبند کے بنیاد رکھنے کا، ضرب ضرب۔ یضرب کی گردان لگانے کے لئے منطق نحو اور صرف پڑھانے کے لئے اور تفسیر اور احادیث پڑھانے کے لئے یہ کام نہیں کیا گیا۔

بھائیو! قرآن کو دیکھو، غور کر لو، غور کر لو، پورا کا پورا قرآن آپ کو دعوت جہاد دے رہا ہے۔ اپنے نبی سے کہا جاتا ہے یا ایها النبی حرض مومنین علی القتال اے میرے نبی میں آپ کو حکم دیتا ہوں، نکالو ان کو قتال پر، ابھارو ان کو جہاد پر، جہاد ایک جامع لفظ ہے ساری دینی کوششوں کو شامل ہے لیکن یہاں ہے کیا کیا، حرض المومنین علی القتال۔ اے میرے نبی، ان کو جہاد پر نکالئے، جہاد کے لئے ابھاریئے اور مومن صفت ذرا سن لو مومن صفت دوسروں کے پاؤں دبا کر بات منوانا نہیں ہے۔ کہا اگر ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مئتین تمہارے بلین آدمی کفار کے دو سو آدمیوں کے مقابلہ میں جائیں، مدد و نصرت کرنا میرا کام ہے، یغلبوا مئتین! وان یکن منکم مأة یغلبوا الناس اللذین کفرو۔ اللہ کہتا ہے اگر تمہارا سو اور مقابلہ میں ہزار میں تمہیں غلبہ دوں گا، غلبہ دینا میرا کام ہے، فتح و نصرت میرے ہاتھ میں ہے۔ فتح و شکست میرے ہاتھ میں ہے۔ وتعز من تشاء وتذل من تشاء دیکھو تو کہ تو تو الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء جس کو چاہتا ہوں ملک دیتا ہوں اور جس سے چاہتا ہوں ملک چھین لیتا ہوں۔ جس کو چاہتا ہوں عزت دیتا ہوں جس کو چاہتا ہوں ذلیل و رسوا اور نیست کر دیتا ہوں، یہ سب میرے ہاتھ میں ہے لیکن یہ تمہیں میرا حکم ہے بلین ہو تو دو سو دو سو سے جڑ جاؤ ایک ہزار ہو تو دو ہزار سے

جڑ جاؤ، تمہیں فتح ونصرت دینا میرا کام ہے اور تمہیں سرفرازی کامیابی دینا یہ میرا کام ہے۔

اور کہتے کیا ہیں ارے بھائی اللہ رب العزت کمزور ہو گئے ہیں، کیوں کافروں کو نہیں مار سکتے تو رب العزت نے فرمایا تمہیں اب ہمارا قانون یہ ہے کہ ہم کافروں کو عذاب تو دیں گے یعذبھم اللہ بایدیکم، ہم عذاب تو دیں گے لیکن تمہارے ہاتھوں سے دیں گے، یہ اللہ کی سنت ہے ولـن تـجـد لسنة الله تبديلا ، ولن تجد لسنة الله تحويلا ۔اللہ کی سنت کبھی فرض نہیں ہوئی، اللہ کی سنت کبھی پھری نہیں، اللہ کی سنت ہمیشہ سے قائم اور دائم ہے۔اللہ رب العزت کہتے ہیں میرے بندو تم علم جہاد بلند کر کے میدان میں اترو پھر دیکھنا میں تمہارے ہاتھوں سے دشمن کے صفوں سے ان کے پرخچے کیسے اڑاتا ہوں۔دیکھتے نہیں محاذوں کی حالت، کیا ہو رہا ہے تم چند مجاہدین ہیں، پوری دنیا کے سرمایادار پوری دنیا کا طاغوتی سامراج اکٹھا ہو کے کمربستہ ہو گئے اسلام اور مجاہدین کے خلاف رہو لیکن ہو کیا رہا ہے، زمینی حقائق کیا ہیں، زمین میں کیا ہو رہا ہے، کیا بیت رہی ہے، یہ آنکھوں والے جانتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کسی جانب دار نہیں ہیں، غیر جانب دار نہیں ہیں، تو ڑتے جاؤ کسی امریکی فوجی سے پوچھ لو جاؤ کسی طاغوتی سامراج سے جا کر پوچھ لو ان سرکاروں سے پوچھ لو کہ کیا بیت رہی ہے، یہ تو تم لوگوں نے کسی نے چالیس دن کسی نے چار مہینے تربیت کئے ہیں وہ تو پوری کی پوری زندگی ٹریننگ سنٹروں میں گزار کے اور کیسے کیسے زبردست Tiger اور......) اور کیا کہا جاتا ہے انہیں زبردست قسم کی ٹریننگس کر کے Commondo Traning کر کے وہ آئے ہیں اور پوری دنیا کی ٹکنالوجی ہاتھ میں اور پوری دنیا کی سپلائی لوکنگ ان کے ہاتھ میں اور وہ مجاہدین کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے، میرے بھائیو وجہ کیا ہے؟ کیا ان مجاہدین کے پاس کوئی بڑا بم ہے، یا ان مجاہدین کے پاس بہت بہت ٹینکرس ہیں، نہ نہ مجاہدین کے پاس جو Energy ہے اس کا توڑ دنیا میں ممکن نہیں ہے اور وہ ہے ایمان کی Energy اور وہ ہے ایمان کی طاقت اور جب یہ اللہ پر بھروسہ کر کے اترتا ہے تو تیسرے دنیا کی کوئی طاقت اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔

تو میرے بھائیو! ایک مسئلہ اور ایک پریشانی اور ہے، لوگ کہتے ہیں جو اللہ کے راستے میں مجاہدین جہاد کر رہے ہیں انہیں Terrorist کہا جاتا ہے۔یہ Terrorism پھیلا رہے ہیں، یہ دنیا میں

بڑے Terrorist ہیں، ہم دنیا میں Terrorsim کو ختم کریں گے اور Pakistan میں اور پوری دنیا میں اس کا Opration کریں گے لیکن ہمیں فخر ہے کہ ہمیں یہ دنیا والے دہشت گرد کہتے ہیں اور لڑنے والوں کو دہشت گرد کہا تو میرے رب نے اعلان کر دیا، ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ حسنا کانھم بنیان مرصوص۔

میرا رب ان سے پیار کرتا ہے جو اس کے راستے میں ایسے لڑتے ہیں جیسا شیشہ پلائی ہوئی دیوار ہے لڑنے والوں سے پیار کر رہا ہو۔

اگر وہ نفرت کرتے ہیں تو کیا اللہ کہتا ہے یا ایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم ۔میرا رب کہتا ہے کہ میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں بڑے عذاب سے بچالے۔تؤمنون باللہ و تجاھدون فی سبیل اللہ کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اس کے بعد جہاد کا علم بلند کر کے میدانِ جہاد میں اتر جاؤ اس سے بڑی تجارت اور نفع مند تجارت ہیں ہے میرے دوستو۔

دیکھئے، آپ ظلم کرتے ہیں، آپ نے کافروں کو پکڑ کے سیدھا کر دیا جی آپ ان کے گلے کاٹتے ہیں، یہ بڑا ظلم ہوا جی یہ کونسا ظلم، یہ کونسا ظلم ہے۔میرے بھائیو! پوری دنیا میں کفار ہونے والا کفار کا ظلم مسلمانوں پر ہو رہا ہے وہ تمہیں نظر نہیں آتا۔اس کے پس منظر میں تمہیں قرآن کا حکم نظر نہیں آتا۔قرآن کہتا ہے وما لکم الا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال والنساء لا یستطیعون حیلة ولا یستقدمون ۔تمہارا رب کہتا ہے کہ تمہیں کیا ہو گا ہے، میں نے تو تمہیں ایمان سے سرفراز کیا تھا، میں نے تمہیں نبی کی سنت دی تھی، میں نے تمہیں نبی کی تعلیمات دی تھی، میں نے تو تمہیں نبی کے ساتھیوں کا متبع بنایا تھا ان کے پیچھے چلنے والا بنایا تھا۔تمہاری مائیں بہنیں اور تمہارا ایمان کا رشتہ پوری دنیا میں کلمہ کا رشتہ قائم کر دیا۔انـمـا المؤمنون اخوة فاصلحوا بین اخویکم سارے بہن بھائی ہیں، سارے بھائی بھائی ہیں،، تمہیں کیا ہو جاتا ہے اگر تمہارے فلسطین کی مائیں بہنیں چیخیں، پکاریں تمہارے کانوں میں جوں نہ رینگے، تمہاری کشمیر کی بہن کو تیج لگائے اور قاسم کہا ہے ایک ایک کو نام لے کر آواز لگا رہی ہے، محمد ابن قاسم کی اولاد کہاں غائب ہے۔ماروان کی

گردنوں میں مارو ان کی جوڑ جوڑ پہ اتنا مارو کہ ان کی آنے والی نسلیں بھی یاد کریں۔

اور تمہارے رب نے کہا، قاتل الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن یدوھم ....

ایسا مارو ایسا مارو جو تیرے تیرے رب کا منکر جو تیرے نبی کا منکر اور جو اس کے کتاب کا منکر اور جو اس کی شریعت کا منکر اس کو مارو اور حرمین سے نکال دو اور اتنا مارو کہ وہ ذلیل ہو کر رہیں گے یا تو جزیہ لا کر مسلمانوں کو ادا کریں پھر اس کو زمین پہ رہنے کا حق ہے ورنہ اس زمین میں اپنی مملکت قائم کرنے کا حق نہیں ہے، یہ تیرے رب کا کلمہ ہے یہ تیرے رب کا حکم ہے، یہ تیرے رب کا طریق ہے۔

اور میرے بھائیو! لوگ پوچھتے ہیں کہ بھائی آپ شہید کو اتنا اٹھا دیتے ہیں اور جہاد کو اتنا اٹھا دیتے ہیں اس سے بلند مرتبت بھی کوئی ہے اور اس سے بڑا کوئی کام بھی ہے تو میرا رب خود کہتا ہے تمہیں بزبان قرآن سے بتا تا ہوں یا حدیث سے یا نبی کے صحابہ کی زندگی سے بتا تا ہوں، اپنی کوئی بات نہیں کرتا ہوں۔

مان لو میرے بھائیو! یہ حقیقت ہے میں اپنا جلا ہوا دل تمہارے سامنے کھول کر رکھ رہا ہوں، یہ میرے دل کی پکار ہے، یہ میرے سینے کے اندر سے نکلی ہوئی بات ہے۔ یہ کوئی بناوٹی بات نہیں ہے، دیکھو تمہارا رب کہتا ہے آیت: لا یسوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم دیکھو آگے تفصیل بھی بتلائی، فضل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القعد من درجہ ولا وعدہ اللہ الحسنی فضل اللہ مجاھدین علی القعدین اجرا عظیما۔

یہ تیرا رب کبریا ہے میں نے بڑا اجر کا وعدہ کیا تو دونوں کے لئے اجر ہے جو پیچھے رہے ان کے لئے اور جو آگے رہے ان کے لئے لیکن جو اپنی جان مال اسباب اللہ کے راستہ میں لے کر نکل گئے اللہ کے راستہ میں سب کچھ لٹا دیا کھپا دیا، مٹا دیا کاٹنے والے کٹنے والے بن گئے ان کو اللہ بڑا عظیم درجہ دے گا اور ان کا ذکر کہاں کیا دیکھو تو کہی اولئک الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین

والشھداء والصالحین پہلے نبوت کو بیان کیا، پھر صداقت کو بیان کیا اور پھر شہادت کو لایا اور تمہارے صوفیوں کو آخر میں لے گئے۔ آخر میں لے گئے صوفی بننے سے کام نہیں چلے گا، میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ۲۷ مرتبہ میرا نبی میدان میں خود نکلا ہے، تلوار اٹھائی ہے، زخم لگائے ہیں اور زخم کھائے ہیں، اس سنت پر تو عمل کر لو جب بھی دیکھو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلوا کان رسول اللہ صلی الہ علیہ وسلم حیب الدباء تمہیں کدو بڑا یاد آتا ہے، تمہیں حلوا بڑا یاد آتا ہے، تمہیں نبی کی پتھر کھانے والی سنت یاد نہیں، تمہیں نبی کی دانت تڑوانے والی سنت یاد نہیں، تمہیں وہ یاد نہیں جب بی بی فاطمہ اپنا دوپٹہ جلا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پہ ڈال دی تھی خون تھا کہ بند ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا، ارے تمہیں وہ نبی بھول گیا جو خود گدھے پہ سوار ہو کر میدان میں جا رہا ہے تمہیں وہ نبی بھول گیا جو کبھی بڑی سواریوں پہ کبھی ہیں بیٹھا اس لئے کہ ہو سکتا میری امت کے سب لوگوں کو بڑی سواریاں میسر نہ ہوں یہ میرے نبی کی اخلاص ان کے طریقے ہیں۔ اور میرے بھائیو میں تمہیں کیا کیا بتاؤں یہ امت کٹی ہوئی ہے میں پوری دنیا پر نظر کرتا ہوں جہاں کہیں نظر پڑتی ہے میرے آنکھوں کے سامنے میرے نبی کا فرمان آجاتا ہے۔ میرے نبی نے پندرہ چیزیں بیان کی، پھر فرمایا............ سرخ خونی آندھیاں چلیں گی، کیوں نبی کا طریقہ چھوڑ دیا عراق دیکھو، چیچنیا دیکھو، فلسطین دیکھو، بوسنیا دیکھو، کشمیر دیکھو، افغانستان دیکھو، امت ہے سرخ خونی آندھیاں چلی رہی ہیں۔

او میرے بھائیو! یہ ہمارا نظام اوپر سے خراب ہے ہمارا نظام دنیا والوں کے ہاتھ میں نہیں ہے اوپر والے سے رابطہ کیسے ہوگا اوپر والے نے اپنی کتاب ہمارے پاس بھیج دی ہے اس کتاب کو لے کر چلو، ہمیں اگر کوئی نماز چھوڑنے کو کہے وہ کافر ہے اگر روزہ چھوڑنے کو کہے کافر ہے، جہاد پر پابندیاں لگیں ختم کہو بھائی تم نے معتدل مزاج ہیں ہم تو اعتدال پسند ہیں ہم تو روشن خیال ہیں، یہ کونسی روشن خیالی ہے جو اسلام کے ایک فرض کو ترک کرا دے یہ کونسی روشن خیالی ہے جو اسلام کے ایک فریضہ کو چھڑا دے، اللہ کے احکامات کو تڑوا دے۔

میرے بھائیو! اگر یہ کوئی سنت ہوتی اگر یہ کوئی فرض کفایہ ہوتا چلو ہم یہ کہتے تیرے رب نے بالکل صاف ستھرے الفاظ میں کہا، کتب علیکم القتال تم پر قتال فرض ہے۔ دوا کڑوی ہے اس لئے کہا

وھو کرہ لکم تمہیں برا لگتا ہے تم پہ سخت ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم عسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون تمہارا رب خوب جانتا ہے تم نہیں جانتے ہو۔میرے بھائیو! اس قتال میں اس جہاد میں تمہارے لئے خیر ہی خیر ہے۔

اور جن لوگوں کے دلوں میں نفاق ہوتا ہے وہ جہاد سے ڈرتے ہیں تو میرا رب کہتا ہے جہاد سے اس لئے ڈرتے ہیں مجاہدین سے اس لئے ڈرتے ہیں اللہ نے ان پہ خوب رعب مسلط کر دیا اللہ رب العزت فرماتے ہیں، یہ اتنا ڈرتے ہیں جتنا اللہ سے ڈرنا چاہئے اور او اشد خشیہ یا اس سے بھی زیادہ ڈر مجاہدین کا ان کے دلوں میں موجود ہے جتنا کہ اللہ کا ڈر انسانوں کے دلوں میں ہونا چاہئے۔

میرے بھائیو! دیکھو اللہ رب العزت نے صاف ستھرے احکامات بیان کئے ہیں اور میں تمہیں کیا کیا بتاؤں قرآن کے سارے پھول میں نے تمہارے سامنے رکھ دیئے، قرآن کھولتا ہوں تو قرآن نے صاف ستھرے الفاظ میں یہ اعلان کر دیا دیکھو قرآن، جہاں میں نہ جانے والوں کے بارے میں کہا گیا اذا جاءت لـلـمـنفقون قالوا تشهد انك لرسول الله، ایک دم جبرئیل آئے اور فرمایا والله یعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنفقون لكذبون۔اللہ جانتا ہے آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ جانتا ہے یہ منافقین جھوٹ بولتے ہیں۔ارے دیکھو تو سہی کتنے سالوں سے جہاد ہو رہا ہے، ہم بتا رہے ہیں چیخ رہے ہیں چلا رہے ہیں کوئی بھی جواب نہیں دے رہا ہے، الٹا پابندیوں پہ پابندیاں لگا رہے ہیں۔

تین صحابی قدیم الاسلام صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں۔ایک غزوہ سے پیچھے رہ گئے، پچاس دن تک نبی نے بات نہیں کی تم کیا جانو محبت اور محبوب اور محب کا رشتہ محبوب کی ناراضگی سے جو تکلیف ہوتی ہے وہ عاشق ہی جانے، یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے، ہماری اولاد کٹتی ہے اور یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے ہم کٹ رہے ہیں، یہ نبوی دور سے چلا آ رہا ہے، بڑا شور مچتا ہے، پیچھے کی بات پیچھے رہے گی وہ غور سے سنو کیا بات ہو رہی تھی ارے کسی کو یاد نہیں۔ارے بھائی اتنا ڈر گئے، جہاد سے اتنا ڈر گئے، قتال سے ہوش سے بیٹھو، ہوش سے ہم الحمدللہ مومن ہیں، کامل مومن ہیں اور ہم پہ جہاد ویسے ہی فرض ہے جیسے نماز فرض ہے اور ہم جہاد کا فریضہ بھی ویسا ہی ادا کرتے رہیں گے جیسے نماز پڑھتے

ہیں انشاءاللہ کہدو (انشاءاللہ)

میرے بھائیو! بات یہ نکلی تھی کہ الحمدللہ جہاد زندہ ہے اور زندہ رہے گا جیسے ہمارے تبلیغ کے راستہ میں جان فشانی سے کام کر رہے ہیں۔الحمدللہ بالکل ویسے ہی جہاد کے راستے میں کام کر رہے ہیں اور یہ نہ سمجھو کہ ہمارے نبی کے گھرانے سے قربانی نہیں آئی، شور مچتے ہیں کہ جی کربلا ہو گیا، حسین شہید ہو گئے، یہ ہو گیا وہ ہو گیا، نبی موجود نہیں تھا آج مجھ سے سنو میں تمہیں بتاتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمٰی کے گھر میں فرمایا، ام سلمٰی سے کہا کمرے میں، میں بیٹھتا ہوں اندر کسی کو آنے نہیں دینا، ایک فرشتہ آ رہا ہے بڑی خصوصی گفتگو کرنی ہے۔حضرت کمرے میں بیٹھ گئے ام سلمی باہر سے دروازے پر پہرہ دے رہی ہیں۔اتنے میں حضرت حسین آئے اور بھاگتے ہوئے کمرے میں تشریف لے گئے تھوڑی دیر کے بعد فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند آواز سے رونے کی آواز آئی، حضرت زندگی میں بہت کم آواز میں روئے، روئے بہت لیکن آواز سے بہت کم روئے، ام سلمی فرماتی ہیں مجھ سے برداشت نہ ہو سکا میں بھاگ کر اندر چلی گئی میں نے دیکھا کہ حضور اپنے نواسہ کو سینے سے لگائے زار و قطار رو رہے ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا ہوا کیوں رو رہے ہیں کہا، ام سلمٰی ابھی فرشتہ آیا تھا مجھے بتا کر گیا کہ میری امت میرے بیٹے کو قتل کر دے گی میرے بیٹے کو کاٹ دے گی کیا ہوتا ہاتھ اٹھا دیتے اور کہتے یا اللہ میرے بچوں کو بچا لینا خدا کی قسم اگر ہاتھ اٹھا لیتے تو بچہ کو بچا دیتے فرمایا نہیں نہیں نہیں سب سے پہلے نبی کی اولاد کٹے گی اس دین کے لئے سب سے پہلے میرے گھر کے میرے لخت جگر میرے گلشن کے پھول گلستان کے پھول کٹیں گے پھر میری امیت کے گھروں کے گلستان کے پھول اجڑیں گے پھر میرے امت کے جوانوں کے خون سے اسلام کے چمن کی آبیاری ہو گی۔

میرے بھائیو! اسلام وہ چمن ہے، وہ درخت ہے، وہ پودا ہے، جس کی آبیاری امت کے لہو سے ہوتی ہے جس کے بغیر اس میں پھول پھل نہیں آ سکتے، آگے سنو کربالا کے دن کیا ہوتا ہے، بیٹی بھی تو علی کی ہے نہ جب آپ نے خاندان کے بھائیوں سمیت ۳۳ افراد کو کٹا ہوا دیکھا تو اونچی آواز لگائے یا محمد ! یا محمد! صلی علیك العلیٰ ملك السماء یا حمدا یا محمد هذا حسين

بالعراء مذمل بالسماء مقطع الاعضا...... الخ اے ہمارے نانا آج آ کے دیکھو تیرے حسین کی مہندی ہوری ہے، اے شہید اپنے لہو سے مہندی لگا کر دلہا بن کر اللہ کے دربار میں حاضر ہوتا ہے، نبی کا نواسہ نبی کا لخت جگر خون وخاک میں لت پت ہو کے یہ نبی کے دین کا دلہا بن کے جارہا ہے۔

اور ہمارے ہندوستان میں نبی کے دین پر دلہا بن کے شاہ اسماعیل شہید اٹھ رہا ہے، سید احمد اٹھ رہا ہے، حافظ ضامن شہید اٹھ رہا ہے اور کتنے ایسے مجاہد ہیں اس پلاٹ فارم سے آگے اللہ کے دین کے نام پر اور اللہ کے نام پر دین کے نذرانے پیش کر کے چلے گئے۔

اور میرے بھائیو! یہ دین بغیر قربانی نہیں پہنچا ہم تک یہ عظیم قربانیوں کے بعد ہم تک پہنچا ہے، ہماری صفات قرآن میں یہ دیکھ لو کہ ہم امن پسند ہیں، ہم اعتدال پسند ہیں، مجھے بتاؤ ہماری پہچان قرآن بتائے گا یا آج کا حکمران بتائے گا بتاؤ تو سہی ہماری پہچان قرآن بتاتا ہے۔

محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبغون فضلا من الله ورضوانا۔ دیکھو تو سہی یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی آپس میں بڑے نرم مزاج ہیں، آپ میں بڑی پیاری گفتگو کرتے ہیں، اور جب کفار کے سامنے آتے ہیں شیشہ پلائی ہوئی دیوار ہیں اور لوہے سے زیادہ سخت۔ اقبال نے قرآن سمجھا تو بول پڑا:

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن

میرے بھائیو! میں ہاتھ جوڑ کر تم سب کے سامنے اپیل کرتا ہوں، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا کے لئے یہ دین کے چھوٹے ہوئے ارکان کو اپنا لو اپنے اللہ کے طریق پر آجاؤ اپنے نبی کے طریق پر آجاؤ۔

میرے بھائیو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو مجھے حکم دیا گیا ہے میں ان لوگوں سے لڑوں، یہاں تک کہ جب تک یہ لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل نہ ہوجائیں اور اللہ خود کہتا ہے وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين لله جب تک ساری کی ساری حکومت سارے کا سارا نظام تمہارے رب کے لئے نہ ہوجائے، حکم اللہ کا نہ ہوجائے، حکومت اللہ کی نہ ہوجائے، سربلندی اللہ کے لئے نہ ہوجائے، اعلاء کلمۃ اللہ نہ ہوجائے اس وقت تک جہاد جاری رہے

گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے آنے کے بعد دجال تک جہاد جاری رہے گا اور میری امت کا آخری امتی دجال سے جہاد کرتا رہے گا اور میرے بھائیو جہاد ختم نہیں ہوسکتا، جہاد انشاء اللہ جاری وساری رہے گا، ہم آتے جاتے رہے۔

اگر مرنا نہ ہوتا تو اس شجاعت اس سخاوت اور اس دلیری کی کوئی قدر وقیمت نہ ہوتی۔

میری بھائیو! مرنا تو ویسے بھی ہے لیکن اس مقصد کو لے کر مریں جس مقصد کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے، کیوں آئے، قرآن کہتا ہے، اے میرے نبی تو دنیا میں میرے دین کو غالب کرنے کے لئے آیا ہے۔ ليظهره على الدين كله ولوكره الكافرون۔ تیرے دشمنوں کو برا لگتا ہے تو لگتا رہے اور منافقوں کو برا لگتا رہے تو لگتا رہے ولوكره المشركون ولوكره الكافرون ولوكره الفاسقين جس کو بری لگے لگتی رہے جس کے من میں بھاتی ہے آجائے اپنا لے۔

ہم بدلتے ہیں رخ ہواؤں کا
اے دنیا ہمارے ساتھ چلے

(اور آخر میں، میں مجاہدین ساتھیوں سے گزارش کروں گا کہ جس طرح ہمارے اکابرین نے جماعت میں وقت لگایا ہے، تبلیغی جماعت کے بنیاد رکھنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ لوگ اس راستہ سے دین میں شامل ہوں اور جب تھوڑا بہت دین سیکھ لیں تو جہاد کے قابل ہوجائیں تو محاذ پر پہنچ جائیں۔ مقصد یہی تھا، یہاں سے ایک آدمی دین کے قریب ہوگا اور قریب ہو کر صحابہ کے فضائل حکایات سنائے گا قرآن کے احکامات، حدیث کے احکامات سنائے گا اور جب شوق پیدا ہوگا تو جہاد کے راستہ میں نکل جائے گا، ہمارے جہاد کے جتنے بزرگان دین ہیں حضرت شیخ صاحب اور حضرت مولانا فاروق کشمیری صاحب ان دونوں حضرات نے جماعت میں سال سال کی مدت لگائی ہوئی ہے اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انہوں نے بھی جماعت میں پورا ایک سال لگایا ہوا ہے اور جتنے لوگ تحریک طالبان میں شامل تھے، حضرت امیر المومنین یہ حضرات خود افغانستان میں تبلیغی جماعتوں کی سرپرستی کرتے رہے ہیں۔ تبلیغی جماعتیں چلاتے رہے ہیں، مدد ونصرت کرتے رہے ہیں ان سے کام کرتے رہے، ہمارا جماعت سے کوئی اختلاف نہیں ہے محبت ہے، یہ دین کا ایک حصہ ہے۔)